آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23/اکتوبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت معاذ بن جبل۔ آپ کے والد کا نام جبل بن عمرو تھا۔ آپؓ انتہائی سفید خوبصورت چہرے والے چمکدار دانتوں والے سُرمگیں آنکھوں والے تھے آپ اپنی قوم کے نوجوانوں میں سے زیادہ خوبصورت نوجوان اور زیادہ سخی تھے۔ ابونعیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذؓ انصار کے نوجوانوں میں سے بردباری حیا اور سخاوت میں بہتر تھے۔ حضرت معاذ بن جبل بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر انصار کے ہمراہ شریک ہوئے اور قبول اسلام کے وقت آپکی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپؓ غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ غزوہ بدر میں اس وقت شامل ہوئے جب آپکی عمر بیس یا اکیس سال تھی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت معاذ بن جبل نے بنوسلمی کے نوجوانوں کے ساتھ مل کر بنوسلمی کے بت توڑے تھے۔

فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین کی طرف تشریف لے گئے تو آپؐ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو مکہ میں پیچھے چھوڑا تاکہ وہ اہل مکہ کو دین سکھائیں اور انہیں قرآن پڑھائیں۔ حضرت معاذؓ نے غزوہ تبوک میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں چار آدمیوں نے قرآن جمع کیا وہ سب انصار میں سے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابوزیدؓ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ چار شخصوں سے قرآن سیکھو ابن مسعودؓ اور ابوحذیفہ کے غلام سالمؓ اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ سے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ حلال و حرام کو جاننے والے معاذ بن جبلؓ ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز حضرت معاذؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے معاذ میں یقیناً تم سے محبت کرتا ہوں حضرت معاذؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاذ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ ذکر کرنا اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ کہ اے میرے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر کیلئے اور اپنے شکر کیلئے اور اپنی عبادت کی خوبصورتی کیلئے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں تو حضرت معاذؓ نے عرض کیا کیوں نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ لیا کرو۔ حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افضل ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کیلئے محبت کرو اور اللہ ہی کیلئے تم نفرت کرو اور تم اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں لگائے رکھو۔ حضرت معاذؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور تم لوگوں کیلئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کیلئے اس چیز کو ناپسند کرو جو تم اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذؓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پھر آ کر اپنے محلہ میں لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ ایک رات انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی پھر اپنے لوگوں کے پاس آ کر ان کی امامت کی تو اس میں سورۃ بقرہ شروع کر دی۔ اس پر ایک آدمی الگ ہو گیا اور اکیلے نماز پڑھی اور چلا گیا اس پر لوگوں نے اسے کہا کہ اے فلاں کیا تو منافق ہو گیا ہے اس پر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور ساری بات بتائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت معاذؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ کیا تم آزمائش میں ڈالنے والے ہو۔ لوگوں کو کیوں مشکل میں ڈالتے ہو؟ آپؐ نے انہیں والشمس وضحاھا اور والضحی، واللیل اذا یغشی اور سبح اسم ربك الاعلی، جیسی چھوٹی صورتیں پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا: اصولی ہدایت یہ ہے کہ لمبی سورتیں نہیں پڑھانی باجماعت نماز میں کیونکہ مختلف قسم کے لوگ شامل ہوتے ہیں جن میں بوڑھے، بیمار اور کام کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے معاذ میں نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ اور یہ میری سعادت ہے پھر آپ تھوڑی دیر چلے اور فرمایا اے معاذ میں نے پھر عرض کیا لبیک یا رسول اللہ میری سعادت ہے پھر آپ تھوڑی دیر چلے اور فرمایا اے معاذ میں نے عرض کیا لبیک یا

رسول اللہ میری سعادت ہے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں پھر آپ کچھ دیر چلے اور فرمایا اے معاذ بن جبل میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ میری سعادت ہے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے تو میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

حضرت معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھے آگ سے دُور کر دے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے تو ایک بڑی بات پوچھی ہے یہ بات اس کیلئے آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے پھر فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ نماز قائم کرو زکوۃ دو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ پھر فرمایا کیا میں خیر کے دروازوں کے متعلق نہ بتاؤں۔ فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو اور رات کے درمیان آدمی کا نماز پڑھنا یعنی تہجد پڑھنا۔ پھر فرمایا کیا میں تم کو اس کا ستون اور اس کی بلندی کا اوپری حصہ نہ بتاؤں۔ فرمایا وہ جہاد ہے۔ پھر فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں جس پر اس سب کا مدار ہے میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ اس پر آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا کہ اس کو روک رکھو۔ میں نے عرض کیا اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہمارا مؤاخذہ اس پر ہوگا جو ہم اس کے ذریعہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا بھلا ہو اے معاذ لوگوں کو اوندھے منہ آگ میں نہیں گراتی مگر ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصلیں۔ حضرت کعب بن مالک کہتے تھے کہ حضرت معاذؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں مدینہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔

حضرت معاذ بن جبل حضرت ابوبکر کے دور میں شام چلے گئے اور وہاں بود و باش اختیار کر لی جس وقت حضرت معاذ بن جبل شام روانہ ہو گئے تو حضرت عمر نے کہا کہ ان کی روانگی نے مدینہ اور اہل مدینہ کو فقہ میں اور جن امور میں وہ ان کو فتوی دیا کرتے تھے محتاج بنا دیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل جب رات کو نماز تہجد ادا کرتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ آنکھیں سوئی ہوئی ہیں اور ستارے ٹمٹمار ہے ہیں تو حیّ و قیوم ہے۔ اے اللہ جنت کیلئے میری طلب سست ہے اور آگ سے میرا بھاگنا کمزور اور ضعیف ہے اے اللہ میرے لئے اپنے ہاں ہدایت رکھ دے جسے قیامت کے روز تو مجھے لوٹا دے یقیناً تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ حضور انور نے فرمایا: کیا خوف اور خشیت کا مقام ہے۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذؓ سے فرمایا: جو کوئی بھی اپنے دل کی سچائی سے یہ گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ ضرور اس کو آگ پر حرام کر دے گا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کے متعلق خبر نہ دوں وہ خوش ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا تب تو وہ بھروسہ کر لیں گے کہ اتنی بات کہہ لی ہے اور باقی نیکیاں نہیں کریں گے اس لئے لوگوں کو نہیں بتانا۔ حضرت معاذؓ نے بھی آنحضرت ﷺ کے ارشاد کا پورا ادب کیا اور وہ مرتے وقت بتلایا کہ مبادہ ایک نہایت ضروری بات کے نہ بتانے سے ان سے مؤاخذہ نہ ہو یہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کہے کہ تمہارے علم میں ایک بات آئی تم نے آگے نہیں بتائی۔

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں تبوک کے چشمہ پر پہنچنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ چشمہ کے پانی کو بالکل نہ چھونا۔ چشمہ سے بہت باریک دھار سے بہت کم پانی بہہ رہا تھا۔ آپؐ وہاں پہنچے اور اس چشمہ سے ایک برتن میں کچھ پانی جمع کیا گیا۔ پھر رسول کریم ﷺ نے اس میں اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور چہرہ دھویا پھر اس پانی کو اس چشمہ میں واپس ڈال دیا تو چشمہ تیزی سے بہنے لگا یہاں تک کہ لوگ خوب سیراب ہو گئے پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے معاذ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو دیکھ لے گا کہ یہ جگہ باغوں سے بھر گئی ہے۔ ابن وساع کہتے ہیں کہ میں نے اس چشمہ کے ارد گرد وہ ساری جگہ دیکھی ہے درختوں کی سرسبزی اور شادابی اس قدر تھی کہ شاید یہ سلسلہ قیامت تک جاری ہے اور ایسی ہی آپکی پیشگوئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا: باقی انشاء اللہ ان کا ذکر آئندہ ہوگا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم فرزان خان صاحب مبلغ سلسلہ اڈیشہ، مکرم عبد اللہ موسیکو صاحب لوکل مشنری ملائشیا اور مکرم عبد الواحد صاحب معلم سلسلہ قادیان کا ذکر خیر فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد حضور انور نے ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کئے جانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 23rd - OCTOBER - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB